روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
سوموار 29 جولائی 2013ء 19 رمضان 1434 ہجری 29 وفا 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 172

اعمال پیش ہوتے ہیں

حضرت اسامہ بن زیدؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شعبان میں روزوں کی کثرت کی وجہ دریافت کی تو فرمایا اس ماہ میں بندوں کے اعمال خدا کے حضور پیش ہوتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال روزہ دار ہونے کی حالت میں پیش ہوں۔

(نسائی کتاب الصیام باب صوم النبیؐ حدیث نمبر 2317)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان کے سب کام اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور مَیں خود اس کی جزا بنوں گا۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم حدیث نمبر 1904)

پس یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ ایک کام خدا تعالیٰ کے حکم سے بھی کیا جا رہا ہو پھر خدا تعالیٰ کے لئے اور اُس کے پیار کو جذب کرنے کے لئے بھی کیا جا رہا ہو اور یہ بھی امید رکھی جا رہی ہو کہ میرے اس روزے کی جزا بھی خدا تعالیٰ خود ہے۔ یعنی اس جزا کی کوئی حدود نہیں۔ جب خدا تعالیٰ خود جزا بن جاتا ہے تو پھر اس کی حدود بھی کوئی نہیں رہتیں اور پھر عام زندگی میں اپنی باتوں میں جھوٹ بھی شامل ہو جائے، عمل میں جھوٹ شامل ہو جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ زبان سے جھوٹ نہیں بولنا، بلکہ عمل کے جھوٹ کو بھی ساتھ رکھا ہے اور عمل کا جھوٹ یہ ہے کہ انسان جو کہتا ہے وہ کرتا نہیں۔

روزے میں عبادتوں کے معیار بلند ہونے چاہئیں۔ نوافل کے معیار بلند ہونے چاہئیں۔ لیکن اُس کے لئے اگر ایک انسان کوشش نہیں کر رہا، عام زندگی جیسے پہلے گزر رہی تھی اُسی طرح گزر رہی ہے تو یہ بے عملی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار سے اگر کوئی لڑائی کرتا ہے تو وہ اُسے کہہ دے کہ مَیں روزہ دار ہوں۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم حدیث نمبر 1904)

اور جواب نہ دے تو یہ روزے کا حق ہے جو ادا کیا گیا ہے۔ لیکن اگر آگے سے بڑھ کر لڑائی کرنے والے کا جواب لڑائی سے دیا جائے تو یہ عملی جھوٹ ہے۔ اپنے کاموں میں اگر حق ادا نہیں کیا جا رہا تو یہ عملی جھوٹ ہے۔ دوسروں کے حق ادا نہیں کئے جا رہے تو یہ عملی جھوٹ ہے۔ خاوند کی اور بیوی کی لڑائیاں جاری ہیں اور اپنی طبیعتوں میں رمضان میں اس نیت سے تبدیلی پیدا نہیں کی جا رہی کہ ہم نے اب اس مہینہ کی وجہ سے اپنے تعلقات کو بہتری کی طرف لے جانا ہے اور آپس کے محبت پیار کے تعلق کو قائم کرنا ہے کہ رمضان میں خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کیا جائے تا کہ اللہ تعالیٰ خود ہماری جزا بن جائے تو بیشک منہ سے یہ دعویٰ ہے کہ ہمارا روزہ ہے اور خدا تعالیٰ کی خاطر ہے لیکن عمل اسے جھوٹا ثابت کر رہا ہے۔ اور پھر عملی جھوٹ کی اور بھی بہت ساری باتیں ہیں۔ انتہا اُس کی یہ بھی ہے کہ کاروباروں کو، اپنے دنیاوی مقاصد کو، اپنے دنیاوی مفادات کو روزے کے باوجود اپنی عبادات اور ذکرِ الٰہی اور نوافل کی ادائیگی اور قرآنِ کریم پڑھنے کی طرف توجہ پر فوقیت دی جائے۔ اور پھر اس سے بھی بڑھ کر بعض لوگ اپنے منافع کے لئے، دنیاوی فائدے کے لئے کاروباروں میں جھوٹ بولتے ہیں، گویا کہ خدا کے مقابلے پر جھوٹ کی اہمیت ہے۔ پس یہ عملی اور قولی جھوٹ شرک ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے روزے دار کا روزہ درحقیقت فاقہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کی کوئی اہمیت نہیں۔

پس یقیناً رمضان انقلاب لانے کا باعث بنتا ہے۔ شیطان بھی اس میں جکڑا جاتا ہے۔ جنت بھی قریب کر دی جاتی ہے لیکن اُس کے لئے جو اپنی حالت میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اپنے ہر قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ کے قریب ہونے کی کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ کی حکومت کو اپنے پر قائم کرنے کی کوشش کرے تا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت اور بخشش جو عام حالات کی نسبت کئی گنا بڑھ جاتی ہے اُس سے بھرپور فائدہ اُٹھائے اور اپنے نفس کے بتوں اور جھوٹے خداؤں کو جو لامحسوس طریق پر یا جانتے بوجھتے ہوئے بھی بعض دفعہ خدا تعالیٰ کے مقابلے پر کھڑے ہو جاتے ہیں، اُن کو ریزہ ریزہ کر کے ہوا میں اُڑا دے، جب یہ کوشش ہو تو پھر ایک انقلاب طبیعتوں میں پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی حکومت کے لئے جہاں روزوں کے ساتھ عبادتوں کے معیار حاصل کرنا ضروری ہے، قرآنِ کریم کو زیادہ سے زیادہ پڑھنا، اُس کی تلاوت کرنا، اس پر غور کرنا ضروری ہے۔ وہاں ان عبادتوں کا اثر، قرآنِ کریم کے پڑھنے کا اثر، اپنی ظاہری حالتوں اور اخلاق پر ہونا بھی ضروری ہے تا کہ عملی سچائی ظاہر ہو۔

(الفضل 25 ستمبر 2012ء)

ہفتہ تعلیم القرآن

نظارت تعلیم القرآن کے تحت مورخہ 2 تا 8 اگست 2013ء ہفتہ تعلیم القرآن منانے کا پروگرام ہے۔ تمام امراء و صدران کرام، اور سیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔ اس کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے

دوران ہفتہ نماز تہجد اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فردِ جماعت روزانہ ایک پارہ تلاوت کرے۔ حسبِ استطاعت قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھے۔

سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ جو افراد ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے، ان کو قرآن پڑھانے کا فوری انتظام کریں۔

رمضان کے بابرکت مہینہ میں رمضان اور قرآن کی برکتوں سے پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت کو ناظرہ قرآن کریم کا کم از کم ایک دور مکمل کرنے کی طرف ضرور توجہ دلائیں اور ان احباب کی رپورٹ (تنظیم وار) ارسال کریں جنہوں نے ناظرہ قرآن کا ایک دَور یا ایک سے زیادہ دَور کیے ہوں۔ نیز احباب کو قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کی بھی تلقین کریں۔

دوران ہفتہ عہدیداران گھروں کا دورہ کر کے تلاوت قرآن کریم کا جائزہ لیں خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے ان کو روزانہ تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلائیں تا کہ ہر فردِ جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کا عادی بن جائے۔

جماعتیں پروگرام ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ ارسال کریں۔

(ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی)

انگلستان میں احمدیت کی صد سالہ جوبلی

یہ انگلستان ہے ہم نے یہاں دئیے جلائے ہیں
بتوں کے شہر میں آ کے خدا کے گھر بنائے ہیں
محمد مصطفیٰؐ کی عظمتوں کے گیت گائے ہیں
امام وقت کے ارشاد دنیا کو سنائے ہیں
یہ انگلستان ہے ہم نے یہاں دئیے جلائے ہیں

مسیح پاک کے یہ پاک مہمانوں کا مرکز ہے
امام وقت کی قربت کے دیوانوں کا مرکز ہے
پتنگوں کو کسی مخصوص خطے سے نہیں مطلب
جہاں شمع جلے گی وہ ہی پروانوں کا مرکز ہے
امامِ وقت کے قدموں میں ہم نے دل بچھائے ہیں
یہ انگلستان ہے ہم نے یہاں دئیے جلائے ہیں

مسیح وقت کے اُس خواب کو ارمان کو دیکھو
خدائے عزو جل کی عظمتوں کو شان کو دیکھو
فرنگی قوم کے ہاتھوں میں اب قرآن کو دیکھو
کلیم ایڈورڈ کو دیکھو ،آ کے سعید جان کو دیکھو
امامِ وقت کے ہاتھوں پہ جو ایمان لائے ہیں
یہ انگلستان ہے ہم نے یہاں دئیے جلائے ہیں

کسی محبوب کے دل سے سمندر پار پیاروں تک
کسی گمنام بستی سے یہاں کے مرغزاروں تک
سلاخوں، بیڑیوں کو توڑ کے ان جاں نثاروں تک
مسیح وقت کی (دعوت) پہنچی ہے کناروں تک
خدا کے کام ہیں جس نے ہمیں یہ دن دکھائے ہیں
یہ انگلستان ہے ہم نے یہاں دئیے جلائے ہیں

عزیزو، کارواں کی شان میرِ کارواں سے ہے
چمن میں دلکشی ساری چمن کے باغباں سے ہے
وہی ہے کامراں جس کا تعلق آسماں سے ہے
جسے نسبت رسولِ پاکؐ شاہِ دو جہاں سے ہے
وفا کے راستے ہم نے دعاؤں سے سجائے ہیں
یہ انگلستان ہے ہم نے یہاں دئیے جلائے ہیں

خدا کے فضل سے پورا مرا ارمان بھی ہو گا
نظارہ ایک دن ایسا عظیم الشان بھی ہو گا
مبارکؔ کی جگہ پیڑ بھی ہو گا، جان بھی ہو گا
امام وقت کے قدموں میں انگلستان بھی ہو گا
مبارکؔ نے عزیزو خواب یہ دل میں بسائے ہیں
یہ انگلستان ہے ہم نے یہاں دئیے جلائے ہیں

مبارک صدیقی

صلح و آشتی کا بحر بیکراں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سوامی لکشمن پرشاد ایک نوجوان ہندو مصنف تھے۔ حصار (بھارت) سے ایک طبی رسالہ ’’آب حیات‘‘ بھی نکالتے تھے اور ’’کرشن کنور‘‘ کے نام سے اس کی ادارت کرتے تھے۔

سوامی لکشمن صاحب اپنی کتاب ’’عرب کا چاند‘‘ میں لکھتے ہیں:۔

’’پیغامبرِ امن کے دل کی عمیق ترین گہرائیوں میں صلح و آشتی کے جذبات کا ایک بحر بیکراں موجزن تھا مندرجہ ذیل دو باتیں بھی اسی بحر کی دو امن باش لہریں ہیں۔ نگارش معاہدہ کی خدمت حضرت علی کے سپرد ہوئی آپ نے حسب قاعدہ اسلامی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سے آغاز کیا تو سہیل بن عمرو معترض ہوا کہ عرب کے قدیم طرز نگارش کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بِاسۡمِکَ اَللّٰھُمَّ سے شروع کرو۔ ہم تمہارے اس اسلامی قاعدے کو تسلیم نہیں کرتے۔ حضور انور نے فرمایا اچھا علی جس طرح یہ چاہتے ہیں اسی طرح لکھ دو۔ حضرت علی نے قدیم روش کے مطابق معاہدہ کی پیشانی پر بِاسۡمِکَ اَللّٰھُمَّ لکھ دیا اس کے بعد معاہدہ کی شرائط میں جب حضور انور کا نام ’’محمد رسول اللہ‘‘ لکھا تو سہیل بن عمرو نے اس پر بھی اعتراض کیا کہ محمد رسول اللہ مت لکھو فقط محمد بن عبداللہ لکھو کہ یہی بات تو بنائے مخاصمت ہے اگر ہم محمدؐ کو رسول اللہ تسلیم کر لیں تو پھر مصالحت ہی نہ ہو جائے۔ حضور انورؐ نے فرمایا سہیل تم میری تکذیب کرتے ہو مگر خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں اس کے بعد حضرت علیؓ سے فرمایا کہ رسول اللہ کے لفظ کو قلمزن کر دو اور اس کی بجائے بن عبداللہ لکھ دو مگر حضرت علی کی محبت فراواں نے جو آپ کو حضور انور سے وابستہ کئے ہوئے تھی اس بات کو گوارا نہ کیا کہ وہ اپنے ہاتھ سے رسول اللہ کے لفظ پر قلم پھیر دے جب حضرت علیؓ متامل نظر آئے تو حضور نے فرمایا کہ مجھے دکھاؤ کہ وہ لفظ کہاں ہے میں خود اس کو قلمزن کئے دیتا ہوں۔ حضرت علی نے اس مقام پر انگلی رکھ دی جہاں رسول اللہ کا لفظ لکھا ہوا تھا اور رسول اللہ نے خود قلم اٹھا کر صلح و آشتی کی خاطر اس لفظ کو کاٹ دیا۔ آہ جذبہ مصالحت کا کس قدر فقید المثال نمونہ!‘‘ (عرب کا چاند از سوامی لکشمن پرشاد صفحہ 374 مطبوعہ المطبعۃ العربیہ لاہور)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مرسلہ :نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا سے حضور انور کا اختتامی خطاب

بصورت سوال و جواب

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء)

اس خطاب کے سوالات مورخہ 14 جون 2013ء کو الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

س: یہ جلسہ کب اور کہاں ہوا؟

ج: یہ جلسہ وینکوور کینیڈا میں 19 مئی 2013ء کو منعقد ہوا۔

س: حضور انور نے خطاب کے آغاز میں کونسی آیات تلاوت فرمائیں؟

ج: حضور انور نے سورۃ الفرقان کی آیات 72 تا 74 کی تلاوت فرمائی۔

س: ان آیات کا ترجمہ لکھیں؟

ج: اور جو توبہ کرے اور نیک اعمال بجالائے وہی ہے جو اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے رجوع کرتا ہے اور وہ لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب وہ لوگ لغویات کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزرتے ہیں اور وہ لوگ جب انہیں ان کے رب کی آیات یاد کرائی جاتی ہیں تو ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے۔

س: کونسی سوچ حقیقی احمدی بنانیوالی ہے؟

ج: ''اس سوچ کے ساتھ کہ اب میں اپنی حالت بہتر کرنے کی کوشش کروں گا جو ایک احمدی کو حقیقی احمدی بنانے والی ہے اور ہونی چاہئے اگر یہ نہیں تو احمدی ہونے کا دعویٰ بے معنی ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد ہی بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور حقیقی عبادالرحمٰن بنانا تھا اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرنے والا بنانا تھا پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ سوچ پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور سوچنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق میں ترقی کر رہے ہیں؟ اس کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے اپنی تمام تر استعدادوں اور صلاحیتوں کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟''

س: تلاوت کردہ آیات میں عبادالرحمٰن کی پہلی خصوصیت کونسی بیان ہوئی ہے؟

ج: عبادالرحمٰن کی پہلی خصوصیت یہ بیان فرمائی ہے کہ توبہ کریں، اپنے گزشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی مانگنے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرتے ہیں یا اس عہد کو اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ کوششوں کے ساتھ پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی عہد بیعت ہے جو ہم نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر کیا ہے وقتاً فوقتاً اس عہد بیعت کو دہرا کر ہم اس کا اعادہ بھی کرتے رہتے ہیں۔

س: اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو کس لئے بھیجا؟

ج: اللہ تعالیٰ نے آپ کو آنحضرت ﷺ کی اتباع میں قرآن کریم کی تعلیم کو لاگو کرنے کے لئے بھیجا تھا تا کہ دنیا کو توبہ کے راستوں کی طرف نشاندہی کر کے گناہوں کی نشاندہی کر کے نیکیوں کی طرف توجہ دلا کر نیکیوں کے راستوں کی طرف نشاندہی کر کے ان کا تعلق خدا تعالیٰ سے جوڑیں۔

س: حقیقی توبہ اور استغفار سے کیا مراد ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ نے توبہ اس کو قرار دیا ہے جس کے ساتھ نیک اعمال ہوں اگر صرف توبہ استغفار انسان کرتا رہے جیسا کہ عام طور پر لوگ کرتے ہیں یا باتیں کرتے ہوئے اس کے ساتھ نیک اعمال نہ ہوں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل نہ ہو جو خدا تعالیٰ نے اپنی رضا کے راستوں کی طرف نشاندہی کی ہے ان پر چلنے کی توجہ نہ ہو تو وہ استغفار، استغفار نہیں ہے اور وہ توبہ، توبہ نہیں ہے

س: حضور انور نے لفظ ''زُور'' کی کیا تفصیل بیان فرمائی؟

ج: ''زُور'' لفظ کے مختلف معنی ہیں اہل لغت نے جو لکھے ہیں ان معنوں کے مطابق ''وہ جھوٹ سے دور بھاگتے ہیں۔'' اس کے جو مختلف معنی ہیں وہ یہ بنیں گے کہ توبہ کرنے والے بندے اللہ تعالیٰ سے لَو لگانے والے بندے، نہ تو ایسی جگہ پر جاتے ہیں جہاں جھوٹ کی مجلسیں ہوں، لغویات ہوں اور نہ خود جھوٹ بولتے ہیں اور پھر ایسی مجلسوں سے بھی اجتناب کرتے ہیں جہاں خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی اور چیز کو اہمیت دی جا رہی ہو پھر توبہ کرنے والے اپنی سچی گواہیوں کے معیار بہت اونچے رکھتے ہیں اپنی ہر بات میں سچائی اور قول سدید پر زور دینے والے ہیں اور ایسے باوقار لوگ ہیں جہاں انہیں لغو مجالس اور لغو باتوں سے ان کے نیک اعمال اور توبہ محفوظ رکھتی ہے وہاں دوسروں کو بھی ان کے نیکی کے معیار کا پتہ لگتا ہے یوں وہ اپنے ماحول میں بھی نیکیوں کا پرچار کرنے والے بن جاتے ہیں سچائی کا ایسا معیار قائم ہوتا ہے کہ جو دوسروں کی توجہ کھینچنے والا ہوتا ہے۔

س: عبادالرحمٰن کو جب نصیحت کی جائے تو ان کا رویہ کیا ہوتا ہے؟

ج: جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو پوری توجہ دیتے ہیں جب انہیں خدا تعالیٰ کے احکامات یاد دلائے جاتے ہیں تو وہ ان سے لاپرواہی نہیں برتتے۔

س: پیدائشی احمدیوں کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ ہمارے باپ دادا احمدی تھے بلکہ اس تعلیم کو جاننے کی کوشش کریں اور جانیں جو حضرت مسیح موعود ہمیں دینا چاہتے ہیں جو قرآن کریم کی تفسیر ہے۔

س: آپ نے ہم پر اللہ تعالیٰ کے کس احسان کا ذکر فرمایا؟

ج: اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود کی جماعت سے جوڑ کر اندھوں اور بہروں کی اس صف سے نکال دیا جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر عمل نہیں کرتے۔

س: ہماری خوش قسمتی کی حقیقت کب ظاہر ہوگی؟

ج: ہماری خوش قسمتی کی حقیقت اس وقت ظاہر ہوگی جب ہم حضرت مسیح موعود کی خواہشات پر چلنے والے ہوں گے جب ہم اپنے آپ کو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی مثال بنانے والے ہوں گے۔

س: حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی کونسی نصائح بیان فرمائی ہیں؟

ج: آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہیں ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہوں کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو متقی بنو ہر ایک بدی سے بچو یہ وقت دعاؤں سے گزارو، رات اور دن تضرع میں لگے رہو جب ابتلاء کا وقت ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کا غضب بھی بھڑکا ہوتا ہے ایسے وقت میں دعا تضرع صدقہ وخیرات کرو زبانوں کو نرم رکھو استغفار کو اپنا معمول بناؤ نمازوں میں دعائیں کرو مثل مشہور ہے کہ منتیں کرتا ہوا کوئی نہیں مرتا نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا اگر انسان مان کر پھر اسے پس پشت ڈالے تو اسے فائدہ نہیں ہوتا پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا بے سود ہے خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔

س: حضرت مسیح موعود کی نصائح کے حوالہ سے کیا ہدایت فرمائی ہے؟

ج: ہر ایک کو جائزہ لینا چاہیے کہ ہم کس حد تک ان نصائح پر ان باتوں پر پورا اتر رہے ہیں۔

س: عمل صالح کسے کہتے ہیں؟

ج: عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ذرہ بھر فساد نہ ہو۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم ریا تکبر اور حقوق انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔

س: ایمان لانا کب فائدہ نہیں دیتا؟

ج: جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں دیتا اگر طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لے کر اسے پیوے۔

س: حضور انور نے آج کل کونسی دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے؟

ج: آج کل حضرت آدمؑ کی دعا پڑھنی چاہئے کہ ترجمہ: اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہم کو نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (سورۃ الاعراف آیت 24)

س: جسم کے مختلف اعضاء کے گناہ کونسے ہیں؟

ج: جسم کا ہر عضو جو ہے اس سے گناہ ہوتا ہے آنکھ کا گناہ ہے بدنظری کرنا غلط چیزیں دیکھنا، غلط باتیں سننا کان کا گناہ ہے، زبان کا گناہ ہے غلط باتیں کرنا، غلط کاموں کی طرف لے جانا پاؤں کا گناہ ہے اور علاوہ اس کے ہر عضو جو ہے انسان کا وہ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور اس سے بچنا ایک مومن کا فرض ہے۔

س: حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا درج کریں؟

ج: رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي۔

س: بیعت کا مغز کیا ہے؟

ج: اس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں اسی طرح جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہیے کہ کیا میں چھلکا ہوں یا مغز ہوں ...... اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ قیمت نہیں ...... پس نرے دعوے پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں جب تک انسان اپنے آپ پر بہت سی موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیاں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے تو انسان انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔

س: اصل میں نماز کس لئے ہے تفصیل بیان کریں؟

ج: نماز اصل میں دعا کے لئے ہے کہ ہر ایک مقام پر دعا کرے لیکن جو شخص سویا ہوا نماز ادا کرتا ہے اسے اس کی خبر ہی نہیں ہوتی تو وہ اصل میں نماز نہیں جیسا کہ دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ پچاس پچاس سال نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا حالانکہ نماز وہ شے ہے کہ جس سے پانچ دن میں روحانیت حاصل ہو جاتی ہے بعض نمازیوں پر خدا تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے جیسا کہ فرمایا فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ویل کے معنی لعنت کے بھی ہیں پس چاہیے کہ ادائیگی نماز میں انسان سست نہ ہو اور نہ غافل ہو۔

س: جماعت بننے کے لئے کیا ضروری ہے؟

ج: ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہئے کہ ایک موت اختیار کرے نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شے پر مقدم رکھے۔

س: اتفاق واتحاد کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود کی کیا تعلیم ہے؟

ج: فرمایا: جماعت کے باہم اتفاق اور محبت میں پہلے بھی بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو خدا تعالیٰ نے (-) کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑا ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔

س: حضرت مسیح موعود کون سے دو بنیادی مسئلے لے کر آئے تھے؟

ج: اول خدا کی توحید اختیار کرو دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔

س: باہمی عداوت کا سبب کیا ہے؟

ج: وہ بخل ہے رعونت ہے خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔

س: حضرت مسیح موعود نے کس کو خشک ٹہنی سے تشبیہ دی ہے؟

ج: ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میری منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر اس کو سرسبز نہیں کر سکتی بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے پس ڈرو۔

س: اس سلسلہ کو کون بدنام کرتا ہے؟

ج: جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔

س: انسانی فطرت میں کیا ہے؟

ج: انسان کی فطرت میں نمونہ پرستی ہے وہ نمونے سے بہت جلد سبق لیتا ہے۔

س: شام سے مکہ آتے ہوئے کون ایمان لایا تھا؟ اور ایمان کی وجہ کیا تھی؟

ج: حضرت ابوبکر صدیقؓ شام سے مکہ کو آرہے تھے راستے میں ہی خبر ملی وہیں یقین لے آئے اس کی وجہ وہ معرفت تھی جو آپ کی تھی حضرت ابوبکر صدیقؓ آپؐ کے حالات سے پورے واقف تھے اس لئے سنتے ہی یقین کر لیا۔

س: کونسی فطرت حاصل کرنی چاہئے؟

ج: صدیقی فطرت حاصل کرنی چاہئے۔

س: حضرت مسیح موعود کو کس بات پر مامور کیا گیا ہے؟

ج: آپ فرماتے ہیں: جس بات پر ہمیں مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے تقویٰ ہونا چاہئے...... اگر تقویٰ کرنے والے ہوئے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہوگی پس تقویٰ پیدا کرو۔

س: اس وقت کسے خدا بنایا گیا ہے؟

ج: اس وقت دنیا کی وجاہتوں کو خدا بنایا گیا ہے۔

س: جو دنیا کو خدا سمجھتے ہیں وہ کیا نہیں ہو سکتے؟

ج: وہ متوکل نہیں ہو سکتے۔

س: جو اصلاح نہیں کرتا اس کے متعلق کیا فرمایا گیا ہے؟

ج: وہ سلسلہ کا دشمن ہے۔ وہ اس کو بدنام کرنا چاہتا ہے اور یہ سلسلہ خود خدا تعالیٰ نے قائم کیا ہے اس لئے اپنے عمل سے وہ گویا خدا تعالیٰ کی مخالفت کرتا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے جماعت کو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کے حوالے سے کیا نصیحت فرمائی ہے؟

ج: یہ دن بڑے سخت اور ہولناک ہیں اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے دلوں کو اور آنکھوں کو برے جذبات سے روکیں اور اپنے اعمال اور چال چلن میں خاص تبدیلی کریں یہ وقت خاص تبدیلی کا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے عورتوں کے حوالہ سے مردوں کو کیا نصیحت فرمائی ہے؟

ج: مردوں کو فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔

س: حضرت مسیح موعود نے دعائیں کرنے کے حوالہ سے اپنا طرز عمل کیا بیان فرمایا ہے؟

ج: اول۔ اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خدا مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت اور جلال ظاہر ہو۔

دوم: پھر اپنے گھر والوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ العین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہوں پر چلیں۔

سوم: اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم: پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام دعا کرتا ہوں۔

پنجم: اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے ان سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔

س: پرہیزگاری کے لئے جماعت کو کیا کرنا ضروری ہے؟

ج: اپنی پرہیزگاری کے لئے عورتوں کو پرہیزگاری سکھائیں ورنہ گناہ گار رہوں گے۔

س: پردہ کے حوالہ سے حضور انور نے کیا تفصیل بیان فرمائی ہے؟

ج: دینی پردے سے مراد زندان یعنی قید خانہ نہیں ہے بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں۔ جب پردہ ہوگا تو ٹھوکر سے بچیں گے ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد اور عورت اکٹھے بلا تامل اور بے محابہ مل سکیں، سیریں کریں کیوں کر جذبات نفس سے اس طرح ٹھوکر نہ کھائیں گے۔ بسا اوقات دیکھنے اور سننے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیر مرد اور عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بھی بند ہو کوئی عیب نہیں سمجھتیں۔ یہ گویا تہذیب ہے۔ انہی بدنتائج کو روکنے کے لئے شارع اسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہیں دی۔ یہ تہذیب ہوگی لیکن اسلام نے اور آنحضرت ﷺ نے اس کی اجازت نہیں دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں ایسے مواقع پر کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت ہر دو جمع ہوں تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے۔ ان ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے بعض جگہ بالکل قابل شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جا رہی ہے یہ انہی تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو لیکن اگر حفاظت نہ کرو اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں تو یاد رکھو ضرور وہ چیز تباہ ہوگی۔ (دینی) تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد اور عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یورپ نے آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں۔ بعض شریف عورتوں کا طوائفانہ زندگی بسر کرنا ایک عملی نتیجہ اس اجازت کا ہے جو غیر عورت کو دیکھنے کے لئے دی گئی ہے۔

پردے کے بارے میں یہاں جیسا کہ میں نے کہا بعض مرد بھی اتروادیتے ہیں نوجوانوں کے بارے میں بھی یہ شکایتیں آتی ہیں۔ بعض عورتیں ایسی ہیں جو دوسری عورتوں کو کہتی ہیں کہ یہاں پردہ نہیں کرنا اور یہاں جب مجھے ملنے آتی ہیں تو اس وقت مجھے پتہ لگ جاتا ہے کہ برقعہ جو ہے یہ آج کئی سالوں کے بعد نکلا ہے یہ نقاب جو ہے یہ پہننے کی عادت نہیں ہے یہ آج پہنا جا رہا ہے حالانکہ یہ منافقت ہے۔......کم از کم جو پردہ حضرت مسیح موعود نے بتایا ہے وہ لیں۔ سر کو ڈھانکیں، بالوں کو ڈھانکیں، اپنے جسم کو ڈھانکیں جو قرآن کریم نے کہا ہے کہ اوڑھنیوں کو اس طرح پھیرو کہ جسم کا پردہ ہو۔ پس اس طرف عورتوں کو بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور مردوں کو بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بجائے اس کے کہ مرد شرمائیں خاص طور پر میں نوجوانوں کو کہہ رہا ہوں اور بعض ایسی عورتیں جن کے پردے برقعے پرانے ہو چکے ہیں بلکہ ان کو پہننا بے پردگی زیادہ ہوتی ہے اس سے۔ اس لئے اپنے لباس ایسے بنائیں جو باپردہ ہوں سر کو ڈھانکیں، بالوں کو ڈھانکیں، چہرے کو ڈھانکیں۔ حتیٰ کہ میک اپ کیا ہوا ہے تو چہرہ ڈھانکنا چاہئے اگر نہیں کیا ہوا ہو تو کم از کم پردہ جو حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے ماتھا ڈھکا ہو، ٹھوڑی ڈھکی ہو بہرحال اس پر بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہی چیزیں ہیں چھوٹی چھوٹی جو پھر آگے آزادیوں میں بڑھاتی ہیں اور بہت سارے معاملات میرے علم میں ہیں اسی وجہ سے پھر گھروں کے رشتے بھی خراب ہوئے ہیں۔ پردہ اگر کرنا ہے تو مجھے دکھانے کے لئے نہیں کرنا۔ پردہ کرنا ہے تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کے لئے کرنا ہے جب نصیحت کی جائے۔ تو اس پر عمل کرو اندھوں اور بہروں کی طرح نہ اس سے گزر جاؤ۔ عہد بیعت میں ہم کہتے ہیں کہ جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اس کی پابندی کروں گا۔ معروف فیصلہ، ہر وہ فیصلہ معروف ہے جو قرآن اور شریعت کا حکم ہے۔

س: قول و فعل میں مطابقت کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود کی تعلیم کیا ہے؟

ج: انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔

س: اعلیٰ مقاصد کیسے حاصل کئے جا سکتے ہیں؟

ج: اعمال پروں کی طرح ہیں بغیر اعمال کے انسانی روح، انسان روحانی مدارج کے لئے پرواز نہیں کر سکتا اور اعلیٰ مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتا۔

س: خدا تعالیٰ کی برکت سے حصہ لینے کے لئے کیا ضروری ہے؟

ج: برکت سے حصہ لینے کے لئے ہم اپنی اصلاح اور تبدیلی کریں اس لئے تم اپنے ایمانوں اور اعمال کا محاسبہ کرو کہ کیا اس میں تبدیلی اور صفائی کر لی ہے کہ تمہارا دل خدا تعالیٰ کا عرش ہو جائے اور تم اس کی حفاظت کے سائے میں آجاؤ۔

س: حضور انور کے اختتامی دعائیہ کلمات درج کریں؟

ج: اللہ کرے کہ یہاں آنے والا ہر احمدی اپنے اندر وہ پاک تبدیلی پیدا کرنے والا ہو جو حضرت مسیح موعود کے جلسوں کا مقصد بھی تھا۔

کلام الامام

حضرت مسیح موعود اپنے فارسی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

میں خدا تعالیٰ کے بعد محمد ﷺ کے عشق میں مخمور ہوں اگر یہ بات کفر ہے تو پھر خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں۔

اپنے عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَ بَعْثٍ ثَانٍ

اے میرے رب تو اپنے نبی پر ہمیشہ درود بھیج اس دنیا میں بھی اور دوسری بعث میں بھی۔

مکرم مظفر احمد چٹھہ صاحب

مکرم ڈاکٹر نصیر احمد منصور صاحب کا ذکر خیر

میرے ماموں زاد مکرم ڈاکٹر نصیر احمد منصور صاحب 30 مارچ 2013ء کو آسودگی اور خوش دلی کی فرحت بخش فضا میں اپنی رہائش ممتاز آئی ہاسپٹل بورے والا سے اپنی اہلیہ اور بیٹے چوہدری عمر منصور کی رفاقت میں لندن کے لئے روانہ ہوئے۔ خیر و عافیت سے اپنے بیٹوں کے پاس پہنچے۔ غریب الوطن بیٹے، اپنے وطن، اہل وطن، عزیزوں، رشتے داروں اور یارانِ محفل کی خیریت دریافت کر کے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ 7 اپریل لندن ٹائم رات دس بجے اچانک انہیں طبیعت پر گرانی محسوس ہوئی، پانی منگوایا، ابھی ایک گھونٹ حلق سے اترنے نہ پایا تھا کہ جسم و جان کی آویزش ختم ہوگئی، ہنستے بستے گھرانے کے در و دیوار پر اداسی چھاگئی! ڈاکٹر صاحب حدود وقت سے آگے نکل گئے!

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ڈاکٹر نصیر احمد منصور 15 مئی 1935ء کو اپنے ننھیال چک 99 شمالی سرگودہا میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم این اے سی ہائی سکول بورے والا، ایف ایس سی گورنمنٹ کالج فیصل آباد، بی ایس سی ایم اے او کالج لاہور، 1965ء میں نشتر میڈیکل کالج ملتان سے ایم بی بی ایس کیا اور وہاں سے ہی ڈی او ایم ایس (آنرز) کا امتحان پاس کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے فائنل میں اول پوزیشن حاصل کی، ایک سال بطور سینئر ہاؤس سرجن نشتر میڈیکل کالج آئی وارڈ میں کام کیا۔ 3 سال عالمی شہرت کے حامل محترم پروفیسر محمد شفیع آئی سپیشلسٹ کی زیرنگرانی کام کیا۔ اسی دانش کدہ میں آئی سپیشلسٹ کا امتیازی مقام حاصل ہوا۔ Ophthalmology میں آنرز کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔ ڈاکٹر صاحب Association of Ophthalmological Pakistan کے باقاعدہ ممبر رہے۔ امریکن بائیو گرافیکل انسٹی ٹیوٹ American Biographical Institute کی جانب سے آنکھوں کے پچاس ہزار کامیاب آپریشن کرنے پر بیسویں صدی کا اعلیٰ ترین ایوارڈ American Biographical Institute INC Gold Record of Achievement 1996 کا مستحق قرار دیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب کی مثالی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ABI بورڈ نے The International Directory of Distinguished Leadership کے چھٹے ایڈیشن میں ان کا نام شامل کیا۔ مزید برآں انسٹی ٹیوٹ کے انٹرنیشنل بورڈ آف ریسرچ نے اس اعلیٰ کارکردگی پر ڈاکٹر صاحب کو 1997ء Man of the year نامزد کیا۔ قبل ازیں پاکستان میں 85-1984ء میں شائع ہونے والی بائیوگرافیکل انسائیکلوپیڈیا آف پاکستان میں ڈاکٹر صاحب کی نمایاں خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔ پاکستانی پریس، اردو، انگریزی اخبارات اور بیرون ملک الفضل انٹرنیشنل لندن نے ڈاکٹر صاحب کے ان اعزازات کو نمایاں طور پر شائع کیا۔ ایم ٹی اے لندن کی ٹیم نے ممتاز آئی ہسپتال بورے والا میں ڈاکٹر صاحب کے انٹرویو میں دو گھنٹے کی دستاویزی فلم تیار کی جسے ایم ٹی اے لندن سے دوبار ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

معزز جیوری آف سٹی امپائرز بورے والا نے امراض چشم کے موثر علاج اور اپریشن میں بے لوث خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے 28 مئی 1998ء کو بابر پکچر گیلری کے وسیع ہال میں منعقدہ اپنی پہلی سالانہ امپائرز ایوارڈ کی رنگا رنگ اور دلچسپ پروگراموں پر مشتمل شاندار تقریب میں مبارکباد دیتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کو 1998ء کا پہلا امپائر ایوارڈ پیش کیا۔ ڈاکٹر صاحب پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن ضلع وہاڑی کے بانی ممبر اور وائس چیئرمین اور پی ایم اے بورے والا کے Patron in Chief مقرر ہوئے۔ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن بورے والا کی جانب سے مختلف اوقات میں تین ایوارڈ پیش کئے گئے۔ محکمہ صحت حکومت پاکستان، فلاحی اداروں، بورے والا ویلفیئر سوسائٹی، تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بورے والا اور ممتاز آئی ہسپتال بورے والا کی زیرنگرانی لگائے گئے متعدد کیمپس میں ڈاکٹر صاحب نے رضاکارانہ اپنی خدمات پیش کیں۔ اپنے آبائی گاؤں چک نمبر 543 ای بی میں فری ڈسپنسری قائم کی جہاں مریضوں کے بلا معاوضہ علاج کے علاوہ دوائیں بھی مفت فراہم کی جاتی رہیں۔ خلق خدا سے ان جذبات صادقہ کی قدر کرتے ہوئے کتاب Who's Who میں بھی ڈاکٹر صاحب کا نام دردآشنائے بیچارگاں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کو بیرون ملک دوبئی، دوحہ، قاہرہ مسافرت کے مواقع بھی میسر آئے۔ 1986ء، 1989ء اور 1994ء میں سٹڈی ٹور پر برطانیہ کے متعدد ہسپتالوں میں ماہرین امراض چشم سے گراں قدر معلومات حاصل کیں۔ آنکھوں کے امراض اور ان کے علاج کے طریقوں کا مطالعہ کیا۔ سیاحت برطانیہ کے دوران میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات کا شرف حاصل رہا اور جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ بعد میں بھی ان روح پرور ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔

ڈاکٹر نصیر احمد کو اللہ تعالیٰ نے صدر مقامی و امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع وہاڑی کے مناصب جلیلہ پر 13 سال کے طویل عرصے تک خدمت دین کی توفیق دی۔ ان کے عہدِ امارت میں بیت الحمد کی تعمیر، ملحقہ مربی ہاؤس کی خرید، احمدیہ قبرستان کے لئے دو ایکڑ قطعہ اراضی کی الاٹمنٹ نمایاں ہیں۔ متذکرہ مقاصد کے حصول کے لئے حالات اگرچہ سازگار نہ تھے، دو چار سخت مقام بھی آئے، اس موقع پر ڈاکٹر صاحب نے حکمت عملی اور دانش مندی سے معاملات طے کئے، بیت الحمد کے گلی میں کھلنے والے دروازے کے علاوہ لاہور روڈ پر بیت الحمد سے ملحقہ دوکان خرید کر شاہراہ کی جانب بھی صدر دروازہ کھول دیا گیا، الحمد للہ کار پارک کی سہولت بھی میسر آگئی۔

مرحوم نرم لہجے، ٹھنڈی طبیعت، دھیمے مزاج ناصر دہن کے آفاقی پیغام محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ عفو و درگزر ان کے کردار کا نمایاں وصف تھا، 1974ء کے پرآشوب دور میں مخالفین سلسلہ نے ممتاز آئی ہاسپٹل کو بہت نقصان پہنچایا اور گھر کا تمام سامان جلا دیا حتیٰ کہ تمام تعلیمی سندات بھی جلا دیں اور مرحوم صرف اپنی گاڑی میں افراد خانہ کے ساتھ اپنی جان بچا کر بمشکل نکلے اس پر ڈاکٹر صاحب نے کمال صبر و ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے صرف اتنا کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے، یہ نہیں جانتے کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔ اظہار برہمی کبھی دیکھا نہ سنا، کسی سے خفا ہوئے نہ کسی کو خفا کیا ان کے ہاتھ اور زبان سے کبھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچی۔ مہمان ان کے جذبہ مہمان نوازی اور خدمت سے بہت متاثر ہوتے بالخصوص مرکز سے آمدہ مہمانوں کا بہت خیال کرتے۔

آہ! زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے!

مرحوم ڈاکٹر صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق چوہدری غلام رسول صاحب بسراء چک نمبر 99 شمالی ضلع سرگودہا کے نواسے اور چوہدری ولی محمد صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے پوتے تھے، چوہدری ولی محمد صاحب نے اپنے بیٹے یعنی ڈاکٹر صاحب مرحوم کے والد چوہدری خوشی محمد صاحب کو ابتدائی زمانہ میں بڑی محنت سے اعلیٰ تعلیم دلوائی جب انہوں نے ایگریکلچرل کالج (لائلپور) فیصل آباد سے گریجوایشن کر لی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے از راہ شفقت آپ کی سندھ میں جماعت کی زمینوں پر بطور منیجر تقرری فرمائی اور حضور کے دورہ سندھ کے دوران جبکہ ڈاکٹر نصیر احمد منصور صاحب اس وقت صرف چار ماہ کے تھے تو فیملی ملاقات کے دوران حضور نے دعا کر کے ان کے سینے پر ہاتھ پھیرا، اور اُسی دعا کی بدولت اللہ تعالیٰ نے انہیں نمایاں مقام سے نوازا۔

اس تعلیم کی بنیاد پر چوہدری خوشی محمد صاحب کو انگریز گورنمنٹ نے چک نمبر EB-543 ضلع وہاڑی میں 150 ایکڑ زرعی اراضی گریجویٹ گرانٹ سکیم کے تحت الاٹ کی جس کی وجہ سے یہ مذکورہ چک میں آباد ہوگئے اور تھوڑا ہی عرصہ کے بعد یہ بیمار ہوگئے اور پاکستان بننے سے قبل امرتسر کے ہسپتال میں زیر علاج رہے، بیماری کے ان ایام میں ان کے چھوٹے بھائی چوہدری محمد رفیق صاحب کو اپنے بڑے بھائی کی خوب تیمارداری کی توفیق ملی۔ مکرم چوہدری خوشی محمد صاحب بیماری کے آخری ایام میں ملک عمر علی صاحب کھوکھر رئیس آف ملتان کی کوٹھی (واقع قادیان) میں مقیم تھے اور وہیں جوانی میں ہی وفات پا گئے تھے خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مورخہ 11 اپریل 2013ء کو بیت فضل لندن میں ڈاکٹر صاحب موصوف کی نماز جنازہ پڑھائی، بعدہ آپ نے مرحوم کا چہرہ دیکھا اور تابوت پر لگے ہوئے شیشے پر دست شفقت پھیرا۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے 78 سال عمر پائی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر شعبہ زندگی میں کامیابی و کامرانی آپ کے شامل حال رہی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے، 12 اپریل صبح چھ بجے بروز ان کی میت بذریعہ طیارہ لندن سے لاہور پہنچی، ساڑھے دس بجے دارالضیافت ربوہ میں سوگواران کی کثیر تعداد نے ان کا آخری دیدار کیا، بعد نماز جمعہ مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (دعوت الی اللہ) نے نماز جنازہ پڑھائی، بہشتی مقبرہ میں سوا تین بجے تدفین عمل میں آئی۔ محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب ہی نے بعد تدفین دعا کروائی۔

سوگواران میں بیوہ ریحانہ منصور صاحبہ کے علاوہ پانچ بیٹے چوہدری عاصم منصور بی اے ایل ایل بی پی سی ایس ایڈیشنل سیشن جج، مکرم ڈاکٹر قاسم منصور ایم بی بی ایس (پنجاب)، ایف آر سی ایس (یوکے)، مکرم ڈاکٹر عثمان منصور بی ایس سی،

باقی صفحہ 6 پر

مکرم ڈاکٹر فضل احمد ناصر صاحب

آکوپنکچر طریق علاج۔تعارف وافادیت

آکوپنکچر کیا ہے؟

یہ ایک ایسا طریقہ علاج ہے جس میں کسی بیماری کا علاج ادویات کی بجائے دھات سے بنی ہوئی شے سے کیا جاتا ہے کیونکہ جہاں بیماریاں ادویات کھانے کی وجہ سے ایک خطرناک حد تک چلی جائیں یا پھر بیماری دوسری سطح پر آ جائے وہاں پرادویات کے ساتھ اگر آکوپنکچر طریقہ علاج آزمایا جائے تو اس طریق علاج سے نہایت اچھے نتائج ملتے ہیں۔اس طریقہ علاج میں دھات سے بنی ہوئی باریک سوئیاں جسم پر موجود خاص مقامات پر لگا کر مرض کا علاج کیا جاتا ہے اگر سوئی لگانے والا ڈاکٹر ماہر ہو تو سوئی لگاتے وقت کسی تکلیف کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

آکوپنکچر میں بیماری کا تصور

آکوپنکچر طریقہ علاج کے نظریے کے مطابق انسانی جسم میں موجود دو طاقتیں ہیں ایک منفی اور دوسری مثبت جو ایک خاص توازن سے جسم میں گردش کر رہی ہیں۔اگر ان دونوں قوتوں کے درمیان توازن برقرار نہ رہے تو جسم میں مختلف قسم کے امراض حملہ آور ہوتے ہیں۔ان دونوں قوتوں کے درمیان مندرجہ ذیل عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔

☆ ذہنی پریشانی
☆ موسمی تبدیلی
☆ کام کی زیادتی
☆ رہن سہن کے غلط طریقہ کار
☆ موروثی وجوہات
☆ کیمیائی عوامل
☆ شراب نوشی
☆ ادویات کی زیادتی
☆ زہر کا استعمال

آکوپنکچر اسی بگڑے ہوئے توازن کو بحال کر کے ان تبدیلی کو دور کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے جو جسم میں پیدا ہوتی ہیں۔

آکوپنکچر میں بیماری کی تشخیص

کسی بھی بیماری کا علاج شروع کرنے سے قبل اس چیز کو مدنظر رکھنا چاہیے کہ بیماری کی نوعیت کیا ہے اس طریقہ علاج میں شفا کا دارومدار درست تشخیص پر ہے۔ایک اچھا آکوپنکچرسٹ Acupuncturist بعض باتوں سے بیماری کی تشخیص کر لیتا ہے مثلاً انداز گفتگو۔اس کے علاوہ بعض آلات کی مدد سے بھی بیماری کی تشخیص درست اور یقینی ہو جاتی ہے،جب بیماری کی تشخیص ہو جائے تو پھر علاج کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

کیا آکوپنکچر سے کوئی نقصان ہو سکتا ہے؟

اس طریقہ علاج میں کوئی دوائی استعمال نہیں ہوتی۔صرف ایک سادہ سی سوئی استعمال ہوتی ہے جو ایک خاص قسم کی دھات سے بنی ہوتی ہے جس کو لگانے سے کسی تکلیف کا بھی احساس نہیں ہوتا۔ بعض لوگوں کے اس نقطہ نظر سے ہم بالکل متفق نہیں کہ یہ طریقہ علاج کسی بھی طرح سے نقصان دہ ہے۔اگر سوئی کو اچھی طرح جراثیم پاک کر لیا جائے تو پھر سوئی لگانے والی جگہ پر کسی طرح کا انفیکشن (Infection) نہیں سکتا۔ سوئیاں لگانے سے قبل مریض کو قائل کرنا بے حد ضروری ہے کیونکہ اگر مریض حساس طبیعت کا ہو تو کبھی کبھار سوئیاں لگانے سے چکر آ سکتے ہیں یہ ایک اچھی علامت ہے ایسا مریض دوسرے مریضوں کی نسبت جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

اگر آکوپنکچر سے مریض صحت یاب نہ ہو تو کیا کسی اور طریقہ علاج سے بھی مریض صحت مند نہ ہوگا؟

اس بات سے ہم ہرگز اتفاق نہیں کرتے کہ آکوپنکچر طریقہ علاج کے بعد کوئی دوسرا طریقہ علاج کارگر نہ ہوگا کسی بھی آکوپنکچر ڈاکٹر کے پاس وہی مریض آتے ہیں جو موروثی (Chronic) امراض کا شکار ہوں گے اور دوسرے تمام طریقہ علاج آزما چکے ہوں گے۔اس لئے اگر پہلے ہی دواؤں کا استعمال جاری رکھا ہوا ہے تو دواؤں کے اثرات کو مزید بہتر بنانے کے لئے اگر آکوپنکچر طریقہ علاج کے ساتھ کیا جائے تو آکوپنکچر صحت یابی کی ضمانت دیتا ہے۔

کیا آکوپنکچر ایک سست طریقہ علاج ہے؟

جب کسی مریض کا آکوپنکچر طریقہ سے علاج کیا جائے یا کرنا ہو تو یقیناً بیماری دوسری سطح پر ہوگی پھر بیماری کی علامتوں کو اکٹھا کر کے اور بیماری کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنا اور صحت مندی کی طرف لے جانا یقیناً ایک وقت طلب مسئلہ ہے لیکن اگر بیماری کا ابتداء میں ہی علاج کروایا جائے تو یقیناً مریض صحت یاب ہوگا۔

کیا آکوپنکچر کی سوئی لگانے سے درد ہوتی ہے؟

سوئی لگاتے وقت درد ہونے کی مندرجہ ذیل وجوہات ہو سکتی ہے

☆ ڈاکٹر ماہر نہ ہو۔
☆ مریض پرسکون نہ ہو۔
☆ سوئی اچھی قسم کی نہ ہو۔
☆ سوئی بار بار استعمال ہو چکی ہو۔

آکوپنکچر سے کن امراض کا علاج ممکن ہے؟

آکوپنکچر ایک مکمل اور جامع طریقہ علاج ہے بعض لوگوں کے اس نقطہ نظر سے ہم بالکل متفق نہیں کہ یہ طریقہ علاج نامکمل ہے۔آکوپنکچر پر ابھی مزید تحقیق ہو رہی ہے دوسری طرف بعض لوگوں کا یہ بھی نظریہ ہے کہ آکوپنکچر ایک کارآمد اور مفید طریقہ علاج ہے کیونکہ زیادہ تر لوگ مانع درد (درد ختم کرنے والی) ادویات کھا کر اس قدر عادی ہو جاتے ہیں کہ پھر ان ادویات سے نجات حاصل کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے تاہم مندرجہ ذیل امراض میں آکوپنکچر سے علاج نہایت موثر ہے:

☆ مرگی (Epilepsy)
☆ ہسٹریا (Hysteria)
☆ ذہنی دباؤ یا ڈیپریشن (Depression)
☆ آدھے سر کا درد (Migrin)
☆ آنکھوں کے امراض نظر کی کمزوری بھینگا پن وغیرہ (Eye disease)
☆ ماہواری میں بے قاعدگی (Irregular Period)
☆ بانجھ پن کی بیماریاں (Infertility)
☆ لیکوریا (Leucorrhea)
☆ فالج (Paralysis)
☆ کمر درد (Baskache)
☆ جوڑوں کا درد (Gaout)
☆ بے خوابی (Insominia)
☆ لقوہ (Facial Paralysis)
☆ پولیو (Polio)
☆ بلڈ پریشر (Blood pressure)
☆ دمہ (Asthama)
☆ جلدی امراض (Skin Disease)
☆ بواسیر (Piles)
☆ بہرہ پن (Deffness)
☆ خارش (Allergy)

اس کے علاوہ بچے کی پیدائش کے دوران اس طریقہ علاج سے پیدائش آسان ہو جاتی ہے (Painless Deliver) تھائی رائیڈ (Ttyroidectomy) کی سرجری کے دوران مریض کو بے ہوش (Anesthsia) کر کے سرجری کی جاتی ہے دل کے درد (Angina Pectoris) میں بھی یہ بے حد مفید ہے۔

بعض اوقات اس علاج کے دوران اگر جلدی افاقہ نہ ہو تو مریض کسی دوسرے طریقہ علاج کی طرف رجوع کرتا ہے اور یہ کہنا شروع کر دیتا ہے میں نے آکوپنکچر سے علاج کروا کر دیکھا ہے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اگر مریض کو آکوپنکچر علاج سے فائدہ نہیں ہوا تو یہ ڈاکٹر کی کمزوری ہے۔

بقیہ صفحہ 5

ایم ڈی (رشیا)، ایم بی بی ایس (یوکے)، مکرم چوہدری عمر منصور بی ایس سی ACCA چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ (یوکے)، مکرم چوہدری علی منصور بی ایس سی ہوٹل مینجمنٹ (لندن) اور بیٹی مکرمہ مریم منصور صاحبہ وائس پرنسپل گورنمنٹ گرلز کالج یادگار چھوڑے ہیں۔

آپ چوہدری محمد اشرف ممتاز مربی سلسلہ (مرحوم) اور چوہدری محمد اکرم فیض صاحب ریٹائرڈ ڈائریکٹر واپڈا حال مقیم واپڈا ٹاؤن لاہور کے بھتیجے تھے اور چوہدری رشید احمد صاحب سابق صدر جماعت چک نمبر 43-EB وسابق ناظم ضلع مجلس انصار اللہ وہاڑی و چوہدری اعجاز احمد صاحب ملہی (مرحوم) ایڈووکیٹ ربوہ اور چوہدری ممتاز احمد ایڈووکیٹ ہائی کورٹ بورے والا کے بڑے بھائی تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو فردوس بریں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ متاثرین کو جواں ہمتی سے اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Man of the year 1997ء

جماعت احمدیہ گیمبیا کا 37واں جلسہ سالانہ

مکرم سید سعید الحسن شاہ صاحب مربی انچارج

گیمبیا مغربی افریقہ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کی کل آبادی پندرہ لاکھ کے قریب ہے اس کے تین اطراف میں سینیگال اور چوتھی طرف بحر اوقیانوس واقع ہے گویا زمین کا کنارہ ہے یہاں احمدیت کا پودا حضرت مصلح موعود کے مبارک عہد میں ساٹھ کی دہائی میں لگا اور اب اللہ کے فضل سے ایک تناور درخت بن چکا ہے۔

جماعت احمدیہ گیمبیا ہر سال بڑے اہتمام سے جلسہ سالانہ کا انعقاد کرتی ہے۔ اس دفعہ 37واں جلسہ سالانہ مورخہ 12 تا 14/اپریل 2013ء کو بڑی کامیابی سے منعقد ہوا۔ یہ جلسہ نصرت جہاں سکیم کے تحت بننے والے پہلے ہائی سکول، نصرت سینئر سیکنڈری سکول (بنڈونگ) بانجل میں عرصہ دراز سے منعقد ہو رہا تھا لیکن شاملین کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا کہ وسیع و عریض رقبے پر مشتمل مسرور سینئر سیکنڈری سکول آئندہ سے جلسہ گاہ ہو۔ چنانچہ گزشتہ سال سے اسی جگہ جلسہ سالانہ کا انعقاد ہو رہا ہے۔ مسرور سکول ہیومینٹی فرسٹ کے زیر انتظام جاری ہونے والا ہائی سکول ہے جس کا سنگ بنیاد 2005ء میں رکھا گیا اور اس وقت سے ہی تدریس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اب اس کا شمار ملک کے بہترین سکولوں میں ہو رہا ہے۔ اس کا رقبہ 158 ایکڑ سے زائد ہے۔ منگل کو مکرم امیر صاحب نے جلسہ گاہ کی انسپیکشن کی اور انتظامات کو حتمی شکل دی۔ جمعرات کو جلسہ گاہ کو بینرز اور سٹیج کو انتہائی دیدہ زیب پس منظر سے سجایا گیا۔

مہمانوں کی آمد بدھ سے ہی شروع ہو گئی تھی۔ مختلف علاقوں سے آنے والے مہمانوں کا ذوق و شوق قابل دید تھا۔ ہمسایہ ملکوں گنی بساؤ اور سینیگال سے بہت بڑی تعداد میں وفود شامل ہوئے۔ گنی بساؤ کے علاقہ Cambiana کے ڈسٹرکٹ چیف بھی ایک بڑے وفد سمیت جلسہ میں شامل ہوئے۔ ملک سے بعض ڈسٹرکٹ چیف یا ان کے نمائندے وفود سمیت آئے اسی طرح بہت سارے الکالی، امام بھی شامل تھے۔ گیمبیا ایک چھوٹا سا ملک ہے جس میں تین بڑے قبائل آباد ہیں لیکن ایک دوسرے کی زبان کو نہیں سمجھ سکتے۔ چنانچہ جلسہ کے دوران کارروائی کا تین زبانوں فولا۔ مینڈیکا اور وولف میں ترجمہ کا انتظام کیا گیا۔

جلسہ کا پہلا دن

جمعہ ادا کرنے کے لئے جلسہ گاہ میں ہی اہتمام کیا گیا تھا۔ تمام حاضرین نے حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست سنا۔ مقامی طور پر خطبہ جمعہ میں خاکسار نے جلسہ سالانہ کی اغراض و مقاصد کو بیان کیا۔

نماز جمعہ کے بعد جماعتی نمائش کا افتتاح ہوا جو لارڈ ایوبری لائبریری میں لگائی گئی تھی۔ (لارڈ ایوبری برطانیہ کی مشہور شخصیت ہیں جو انسانی حقوق کے حوالے سے معروف ہیں۔ مکرم لارڈ ایوبری حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک سے پیس ایوارڈ بھی لے چکے ہیں۔ انہی کے نام پر مسرور سکول میں سائنسی کتب پر مشتمل لائبریری موجود ہے۔ مکرم امیر صاحب نے نمائش کا افتتاح کیا۔ بعد ازاں عمائدین سمیت نمائش دیکھی۔

پانچ بجے پہلے سیشن کے آغاز سے قبل پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے لوائے احمدیت جبکہ چیف کوئین والا Kiang Central نے ملکی پرچم لہرائے۔ مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب کیا۔

امیر صاحب کے خطاب کے بعد معزز مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان میں چیف آف کیانگ ایریا Demba Sanyang شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم اور صحت کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ نے پورے ملک کو دین سکھایا ہے اس لئے جماعت کی ان خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

چیف آف Cambaina گنی بساؤ مکرم Alhagie Saikou Sillah نے پہلی دفعہ جلسہ گیمبیا میں اپنی شمولیت پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ بہت خوش ہیں اور جماعت سے گنی بساؤ کی ترقی اور امن سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

Asic and Secondary Education منسٹری کے نمائندہ نے گیمبیا کی ترقی میں جماعت کے کردار کو سراہا۔ Chief Exececuitve Officer of International Commercial Bank مکرم راوندر سنگھ نے جماعت کی انسانیت کے لئے خدمات پر روشنی ڈالی اور کہا کہ وہ جماعت کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ان کو ہمیشہ ایسا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

مسرور سکول کے علاقے کے الکالی نے بتایا کہ یہ دوسرا موقع ہے کہ وہ جماعت کے کسی پروگرام میں شرکت کر رہے ہیں اور وہ بہت خوش ہیں اور جماعت کو اور مہمانوں کو اس نئی جگہ پر خوش آمدید کہتے ہیں اور ہر طرح کے تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔

افتتاحی سیشن کی ایک خاص بات سکول و کالجز میں غیر معمولی ذہین طلباء میں میڈلز کی تقسیم تھی۔ یہ انعام، قرآن کریم باترجمہ کی ایک کاپی، سرٹیفکیٹ میڈل اور نقد رقم پر مشتمل تھا۔ یہ میڈلز Upper Basic, Secondary Schools, Graduate and Post Graduate پروگرامز میں اعلیٰ کارکردگی پر دیئے گئے۔ پہلا سیشن بعض پرائیویٹ ریڈیو چینلز نے براہ راست نشر کیا۔

جلسہ کا دوسرا دن

جلسہ کے دوسرے دن تین سیشن ہوئے جن میں مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر ہوئیں خاکسار نے رسول ﷺ کے زندہ خدا سے تعلق پر تقریر کی۔ مکرم Alhagie Bah نے ''اسلام دنیا کے امن کا حل'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ جلسہ کی ایک اور تقریر حضرت مسیح موعود کے خلاف بعض من گھڑت الزامات کا جواب کے عنوان سے تھی۔ ''خلیفہ خدا بناتا ہے'' کے عنوان پر نیشنل صدر خدام الاحمدیہ مکرم طاہر طورے صاحب نے تقریر کی۔

دوسرے دن لجنہ کی علیحدہ تقاریر ہوئیں جن میں ''دین حق میں عورتوں اور بچیوں کی تعلیم''، ''موبائل فون اور کمپیوٹر کے فوائد و نقصانات'' اور ''ہماری تعلیم فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ'' کو اجاگر کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب نے بھی لجنہ سے خطاب کیا۔ انہوں نے سکول کالجز میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی بچیوں میں انعامات بھی تقسیم کئے۔

چونکہ گیمبیا میں دور دراز کے علاقوں سے احمدی و غیر احمدی افراد جلسے میں شامل ہوتے ہیں اس لئے ہفتے کی رات جلسے کا آخری سیشن کیا جاتا ہے تاکہ لوگ اگلے دن شام تک بآسانی اپنے گھروں میں پہنچ جائیں۔ مغرب و عشاء کی نماز کے بعد آخری اجلاس شروع ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں رسول اللہ ﷺ کی مکمل اطاعت پر زور دیا۔

اللہ کے فضل سے جلسہ کا ماحول بڑا ہی روح پرور تھا۔ جلسہ کے تینوں دن تہجد باجماعت کا اہتمام ہوتا رہا۔ اسی طرح درس القرآن و درس الحدیث کا بھی التزام رہا۔ جلسہ میں گذشتہ سال کے دوران وفات پا جانے والے احمدی مرد و زن کی فہرست پڑھ کر سنائی گئی۔ اور بتایا گیا کہ جلسہ سالانہ کے مقاصد میں سے حضرت مسیح موعود نے ایک یہ بھی قرار دیا ہے کہ سال کے دوران فوت شدگان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جلسہ سالانہ کو میڈیا نے غیر معمولی کوریج دی۔ نیشنل ٹی وی اور ریڈیو نے جلسہ کے دونوں دنوں میں اپنے خبرناموں میں جلسہ کی خبر سنائی اور جلسہ کی کارروائی کے کلپس بھی دکھائے۔ دیگر پرائیویٹ ریڈیو سٹیشنز نے بھی جلسہ کی افتتاحی اور اختتامی تقریب کو براہ راست نشر کیا اور جلسہ کو بھرپور کوریج دی۔ اسی طرح تمام نیشنل اخبارات نے جلسہ کی خبر کو موضوع بحث بنایا اور اسے امن و سلامتی کی علامت قرار دیا اور باتصویر خبریں شائع کیں۔ بعض نے سرورق پر جلسہ کی تصاویر کو شائع کیا۔ یوں ہمارے جلسے کے ذریعے بلاشبہ لاکھوں افراد تک احمدیت کا پیغام بھی پہنچا۔

اللہ کے فضل سے اس دفعہ جلسہ کی حاضری آٹھ ہزار سے زائد تھی۔ یاد رہے کہ 1975ء میں گیمبیا کے پہلے جلسہ سالانہ کی حاضری جو فرافینی شہر میں ہوا تھا صرف دو تین سو کے لگ بھگ تھی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد پیاسی روحوں کو احمدیت کی آغوش میں لائے اور ہمارے جلسوں کی تعداد ہزاروں کی بجائے لاکھوں میں پہنچ جائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 12 جولائی 2013ء)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ باب الابواب ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ 30 مئی 2013ء کو خاکسار کے منجھلے بیٹے مکرم نوید اسلام صاحب اور بہو مکرمہ مبارکہ مبشرہ صاحبہ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل فرماتے ہوئے نمرہ ملاحت نام عطا فرمایا ہے جو مکرم رانا محمد اعظم صاحب سابق کارکن وقف جدید کی دوسری پوتی اور مکرم رانا نثار احمد صاحب بلڑی شاہ کریم ضلع ٹنڈو محمد خان کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے نومولودہ کی درازی عمر والی، صحت و سلامتی نیک اور خادمہ دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

محترمہ نگہت منیر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مرحوم آف واہ کینٹ تحریر کرتی ہیں۔

میری چھوٹی بیٹی عزیزہ عائشہ منیر صاحبہ کی کیموتھراپی 31 جولائی کو شوکت خانم میموریل ہسپتال لاہور میں ہو گی احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ملک خضر حیات صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ صابرہ بی بی صاحبہ بعمر 87 سال پیرانہ سالی کا شکار ہیں۔ بعض عوارض ہیں ساتھ کمزوری بھی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خبریں

زمین بچانے کے لئے جعلی قبرستان بنالیا

ٹیکساس امریکہ میں ایک شخص نے حیرت انگیز طور پر اپنی زمین کو بے گھر افراد سے بچانے کے لئے اسے جعلی قبرستان میں تبدیل کر دیا، بتایا گیا ہے کہ مقامی زمیندار کی زمین پر اکثر بے گھر افراد اپنے خیمے لگا کر رہنا شروع کر دیتے تھے جنہیں وہاں سے ہٹانا بھی ایک مسئلہ بن جاتا تھا جس سے تنگ آ کر زمیندار نے جعلی کتبے بنوا کر اپنی زمین میں نصب کروادیئے اور پلاٹ کو ایک جعلی قبرستان میں بدل دیا۔ (روزنامہ دنیا 24 مئی 2013ء)

کمپیوٹر وائرس کی اطلاع پر کمپنی کو نقصان

امریکہ میں ایک کمپنی کی انتظامیہ نے وائرس کی اطلاع ملنے پر گھبراہٹ میں تمام کمپیوٹرز، کی بورڈز ماؤس اور دیگر اشیاء ہی توڑ ڈالیں، ملازمین کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے ٹیبل پر موجود کمپیوٹر کی تمام اشیاء توڑ دیں۔ بعد میں پتہ چلا کہ وائرس کی اطلاع غلط تھی جس کے بعد انتظامیہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی لیکن تب تک کمپنی کو 27 لاکھ ڈالرز کا نقصان ہو چکا تھا اور کمپنی کے تمام کلائنٹس کا ڈیٹا ضائع ہو گیا تھا۔

ٹھیکہ ٹک شاپ

نصرت جہاں بوائز کالج دارالنصر غربی کی ٹک شاپ کو ایک سال کیلئے ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے۔ ایسے احباب کرام جو تعلیمی اداروں میں ٹک شاپ کا تجربہ رکھتے ہوں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مورخہ 5۔اگست 2013ء تک صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ ادارہ ہٰذا کو بھجوا دیں۔ شرائط ٹھیکہ دفتر میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں بوائز کالج دارالنصر ربوہ)

فہرست چندہ تحریک جدید

حسب معمول امسال بھی 29 رمضان المبارک سے قبل سو فیصد چندہ تحریک جدید ادا کرنے والوں کے اسمائے گرامی بغرضِ دعا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں پیش کئے جائیں گے۔ احباب وخواتین اپنے چندہ تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کر کے حضور پُرنور کی دعائیں حاصل کریں اور عنداللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ربوہ میں سحر و افطار 29 جولائی

انتہائے سحر	3:48
طلوع آفتاب	5:19
زوال آفتاب	12:15
وقت افطار	7:10

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

29 جولائی 2013ء

2:10 am	درس القرآن 27 جنوری 1997ء
3:45 am	خطبہ جمعہ 26 جولائی 2013ء
6:15 am	درس القرآن 27 جنوری 1997ء
2:45 pm	خطبہ جمعہ 10 مئی 2013ء
4:00 pm	درس القرآن 28 جنوری 1997ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

گل احمد، الکرم، کرسٹل کلاسک لان اور بوتیک ہی بوتیک
ورلڈ فیبرکس
لہنگا ساڑھی اور عروسی ملبوسات کا بہترین مرکز
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua: Mian Mubarik Ali

FR-10